الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

فتویٰ بابت نکاح بیوگان

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ اور زمین پر اپنا خلیفہ بنایا اور ان کی اولاد سے زمین کو آباد فرمایا جیسا کہ آیت شریفہ میں ہے۔

... يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ﴿١﴾ سورة النساء

ترجمہ۔ ''(تمہارے رب نے) تم کو ایک شخص سے پیدا کیا۔ (اول) اس سے اس کا جوڑا بنایا۔ پھر ان دونوں سے بہت مرد اور عورت (پیدا کر کے زمین پر) پھیلا دیا۔

دوسرے مقام میں فرمایا۔

... وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ أَزْوَاجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً ﴿٧٢﴾ سورة النحل

''ترجمہ۔ اور اللہ نے تمہارے لئے تم میں سے بیبیاں بنایئں اور تمہارے لئے تمہاری بیبیوں سے بیٹے اور پوتے بنائے۔

اور نسل انسانی کے بڑھتے رہنے کو بغیر زوجہ والے مردوں اور بغیر شوہر والی عورتوں کا نکاح اور بیان کردینے کا حکم فرمایا۔

.... وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ﴿٣٢﴾ سورة النور

اور اپنی قوم کے بے زوجہ والے مردوں اور بے شوہر والی عورتوں کا نکاح کردو۔ اور اپنے نیک غلام اور لونڈیوں کا نکاح کردو۔ اگرچہ یہ حکم وجوب کے لئے نہیں ہے۔ استحبابی حکم ہے۔ لیکن جوانی کی حالت میں مرد اور عورت دونوں ہی کے حق میں مجرد رہنا بہت فتنوں کا باعث ہوتا ہے۔ عرض یہ کہ جوان کا مجرد مفید نہیں ہے۔ بلکہ مضر ہے۔ اس لئے بہت ضروری ہے۔ کہ جوان عورت بے شوہر کے نہ رہے اور مرد بھی مجرد نہ رہے۔

کنواری عورتوں کا سن جب زیادہ ہوجاتا ہے۔ تو اس کے ولی اور اہل قرابت اس کی شادی میں توقف ہونے کے سبب سے بے چین رہتے ہیں۔ لیکن جوان بیوہ کی شادی کردینے کی طرف ان کی توجہ نہیں ہوتی۔ حالانکہ کنواری جوان عورت کے اعتبار سے جوان بیوہ کو بے نکاح ثانی کے اٹھائے رکھنا زیادہ خطرناک ہے ناجائز تعلق سے بچے رہنے کے ساتھ دوسرے بُرے افعال میں پڑے رہنے کا اندیشہ اور خطرہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ اکثر واقع ہوتا ہے۔ جس سے صحت خراب ہوجاتی ہے۔ اس لئے جوان بیوہ عورتوں کے ولیوں کو چاہیے کہ اس کا نکاح کردیں۔

چونکہ ہندوں کے رسم ورواج کو دیکھ کر مسلمانوں کی عورتوں اور جاہل مردوں نے بھی بیوہ کے عقد ثانی کو برا اور معیوب سمجھ لیا ہے۔ بیوہ کو عقد ثانی پر رضا مند کرنا تھوڑا مشکل ہوگیا ہے۔ ولیوں کو چاہیے کہ نکاح ثانی کی مصلحت اور ضرورت کو عام فہم اور نرم الفاظ میں سمجھایئں اور سختی اور درد شتی نہ کریں۔ معقول طرح سے مکرر سہ کرر سمجھانے پر رضا مند ہوجانے کی امید ہے۔

بیوہ عورتوں میں جو مالدار یا کھانے پینے میں خوش ہیں۔ اکثر آزادی اور خوشحالی کے سبب سے گناہوں میں پڑجاتی ہیں۔ اگر یہ نکاح کرلیں۔ تو آزادی کے بُرے نتائج سے حفظ وامان میں رہ کر نہایت خوش زندگی بسر کریں۔ اور جن کی معاش کی صورت نہیں ہے۔ وہ نوکری کر کے اپنی روزی حاصل کرتی ہیں۔ جس کے گھر نوکری کرتی ہیں۔ وہاں صاحب خانہ اور اس کے عزیزوں کے بار بار مکان کے اندر آنے کی وجہ سے مصیبت زدہ بیوہ نوکر ہونے کی حیثیت سے صاحب خانہ پر اعتراض کر کے اپنے پردے کو برقرار نہیں رکھ سکتیں۔ پھر بے پردہ بکثرت روبرو ہونے اور محل بے محل کی آمدورفت کی ملاقات کا نتیجہ بُرا ہوتا ہے اور رسوائی تک پہنچاتا ہے۔ بے معاش عورتیں اگر دایہ گری کی قسم کی نوکری یا دربدر سائلی کے عوض کسی صاحب روزگار خوشحال مرد سے نکاح کرلیں تو نوکری کی ذلت اور بے پردگی کے بُرے نتائج سے حفظ وامان میں رہیں۔ اور ان کی تنگدستی دور ہوجائے اور خوش حالی ہوجائے۔

اللہ تعالیٰ نے جس آیت شریفہ میں وانکحوا الایامیٰ فرمایا ہے۔ اس کے آخر میں اس کی مصلحت کو بھی فرمادیا ہے۔ ان یکونوا فقراء یغنھم اللہ من فضلہ (ترجمہ۔ اگر وہ مفلس ہوں گے تو خدا ان کو اپنے فضل سے خوشحال کردے گا۔

اگر کسی مرد یا بیوہ کی غربت اور محتاجی سے لوگ اس سے نکاح کرنے کی خواہش مند نہ ہوں نکاح کا سامان نہ ہو تو وہ پاکدامنی کے ساتھ صبر کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کا سامان کردے گا۔ اور اس کی غربت اور محتاجی کو دور کردے گا۔ جیسا کہ فرمایا۔

... وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۳۳ سورة النور

''ترجمہ۔ کہ پاکدامنی کریں جو نکاح کا سامان نہیں پاتے۔ یہاں تک کہ ان کو خوشحال کردے اللہ اپنے فضل وکرم سے۔

اوپر کے بیان سے ظاہر اور واضح ہے۔ کہ نکاح بہترین مصلحت ہے۔ اور جب تک نکاح کا سامان نہ ہو پاکدامنی برقرار رکھنا چاہیے۔ یہی صورت فلاح اور خوش حالی کی ہے۔

جس بیوہ کا سن زیادہ ہوگیا ہو۔ اور اولاد کی امید نہ رکھتی ہو۔ وہ عقد ثانی اگر نہ کرے۔ تو اس سے کسی طرح کا اندیشہ نہیں ہے۔ اس لئے اللہ نے فرمادیا ہے۔

.... وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَن يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ ۖ وَأَن يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ٦٠

ترجمہ۔ ''اور بیٹھ رہنے والی عورتیں جو نکاح کی امید نہیں رکھتیں۔ ان پر حرج نہیں کہ اپنے کپڑے اتار دیں۔ (یعنی چادر وغیرہ زائد کپڑے۔ اگر مردوں کے روبرو بھی اتار دیں تو کوئی حرج نہیں۔ ظاہر نہ کرنے والی ہوں زینت کو اور یہ کہ عفت چاہیں تو ان کے لئے بہتر ہے''

(محمد بدرالدین پھلواری امیر شریعت صوبہ بہار واڑیسہ) (اہلحدیث 14 ربیع الاول 1341ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 301

محدث فتویٰ